﴿۱﴾

میرے مالک مجھے افکار کی دولت دیدے
مرثیہ کہنا ہے کچھ ذہن کو وسعت دیدے
علم درکار ہے سرمایۂ حکمت دیدے
جملے مربوط کروں لفظوں پہ قدرت دیدے
شاعرِ وقت ہوں سکّہ مرا ندرت سے چلے
سرِ قرطاس قلم میری اجازت سے چلے

﴿۲﴾

میری تحریر جو تو چاہے تو منھ سے بولے
اور منبر پہ زباں بزم ادب میں کھولے
طائر سدرہ کی صورت سے ابھی پر تولے
ادباء جھوم اٹھیں کانوں میں یوں رس گھولے
تشنہ الفاظ بھی کوثر کی روانی ہو جائیں
جو مضامین ہیں مشکل ابھی پانی ہو جائیں

www.emarsiya.com

﴿۳﴾

فلسفہ ہو تو رخِ نہج بلاغت دیکھے
اک انداز میں رخسارِ مؤدت دیکھے
چودہ آئینوں میں بس ایک ہی صورت دیکھے
ایسے نکتے کو سمجھنا ہو تو عصمت دیکھے
ذہنِ ناچار کو تمہید سمجھ میں آئے
یہ وسیلہ ہو تو توحید سمجھ میں آئے

﴿۴﴾

منہ شگافی قلم بزم ہنر میں دیکھو
اسپ تحریر کا دم راہ سفر میں دیکھو
لفظیں آئینہ ہیں جملوں کے اثر میں دیکھو
سرخیوں میں ہے یہی تازہ خبر میں دیکھو
سانسیں قرطاس پہ با جاہ و حشم بھرتی ہے
روشنائی مری تحریر کا دم بھرتی ہے

﴿۵﴾

ہم نے کیں حسن عبارت سے کتابیں آباد
فیض اُٹھاتے ہیں جہاں کے پڑھے لکھے افراد
ہم سپاہی ہیں تو یہ بھی ہے ہماری ایجاد
ہم قلم جب بھی اُٹھالیتے ہیں کرتے ہیں جہاد
لفظوں کو لوہے کی تصویر بنا دیتے ہیں
ہم تو تحریر کو شمشیر بنا دیتے ہیں

﴿۶﴾

کون سمجھے گا کہ اِن حرفوں میں طاقت کیا ہے
لفظ کہتے ہیں کسے اُسکی حقیقت کیا ہے
جملوں کا حسن ہے کیا اور عبارت کیا ہے
یہ زبر زیر یہ پیش اور یہ آیت کیا ہے
کون ہے گوہر نایاب دئے ہیں کس نے
اُس سے پوچھو کہ یہ اعراب دئے ہیں جس نے

www.emarsiya.com

﴿۷﴾

اس نے تحریر میں تحریف نہیں ہونے دی
غلط انداز میں تعریف نہیں ہونے دی
کسی شیطان کی توصیف نہیں ہونے دی
دلِ انسان کو تکلیف نہیں ہونے دی
اُس نے باطل کا کوئی حربہ بھی چلنے نہ دیا
روح پیغامِ الٰہی کو بدلنے نہ دیا

﴿۸﴾

اس نے الفاظ کی کشتی کو دیا ہے ساحل
اُس سے کترا کے گزرتا ہے ابھی تک باطل
حرف زندہ ہیں تو جملوں کا دھڑکتا ہے دل
اُس سے منھ پھیر کے جو چلتا ہے وہ ہے جاہل
پڑھے لکھوں میں وہ پہچان لیا جاتا ہے
جہل کا باپ ابو جہل نظر آتا ہے

﴿۹﴾

معرفت کی ہے اگر گلشن ہستی میں بہار
عرش اعظم پہ نظر آتا ہے انساں کا وقار
کون کر سکتا ہے اس علم کی دولت کا شمار
خرچ کیجئے تو بڑھے کم نہیں ہوتی زنہار
فخر کرتی ہے بہر حال امیری اُس پر
آ نہیں سکتی زمانے میں فقیری اُس کی

﴿۱۰﴾

علم ذیشان ہے ذیشان بنا دیتا ہے
ملک تدریس کا سلطان بنا دیتا ہے
مرحلے زیست کے آسان بنا دیتا ہے
علم انسان کو انسان بنا دیتا ہے
جو نجف میں ہے اُسی باد صبا سے پوچھو
علم کیا ہے یہ سلونی کی صدا سے پوچھو

www.emarsiya.com

﴿۱۱﴾

جنگ میں علم کے ہاتھوں میں جو آ جائے علم
کالعدم ہو ابھی منصوبۂ باطل کا حشم
پھول جائے سرِ میدان اندھیروں کا دم
علمِ علم سے انوار کی بارش کی قسم
دور گلزار کی سب تشنہ دہانی ہو جائے
باغ پرچم کی ہوا کھائے تو دھانی ہو جائے

﴿۱۲﴾

باغ میں علم نے بوئے ہیں وہ تخمِ اشجار
تا کہ آئینہ ہو جو کچھ ہے نمو کا معیار
خاک کے شور نے اُس تخم کو دیکھا اِک بار
دے کے پھر ہلکی سی اک ضرب کیا سینہ فگار
طرفہ انگڑائی تھی جو بیج کے اندر ٹوٹی
اصل نے پائی غذا مٹّی سے کوپل پھوٹی

﴿۱۳﴾

ابر کے چھینٹوں نے بڑھ بڑھ کے اُبھارا اُس کو
طالب نور تھا تو دھوپ نے پالا اُس کو
چپکے سے باد صبا دے گئی بوسا اُس کو
آیا طوفاں تو بہاروں نے سنبھالا اُس کو
تربیت پائی جو بر دستِ بہاراں اُس نے
فطرتاً سیکھ لی تہذیبِ گلستاں اُس نے

﴿۱۴﴾

جب جواں ہو گیا گلشن میں وہ بےخوف وخطر
اُس کی فطرت میں جو تھا کام کیا وہ بہتر
چشم تحقیق در آئی تو یہ دیکھا منظر
پی گیا باغ کی آلودہ فضاؤں کو شجر
اور بدلے میں بہت صاف ہوا دی اُس نے
آکسیجن جسے کہتے ہیں عطا کی اُس نے

www.emarsiya.com

﴾۱۵﴿

عِلم ہیئت ہو کہ جغرافیہ یا علم ِنجوم
کیمیا ہو کہ ہو طِب علمِ ریاضی مرقوم
مختصر یہ کہ ہے جن سب کی زمانے میں دھوم
ایک نکتے میں یہاں جمع ہیں وہ سارے علوم
حکم اُس کا نہ ہوا اِس لئے حاضر نہ ہوئے
علم کے ایسے بھی نکتے ہیں جو ظاہر نہ ہوئے

﴾۱۶﴿

وہی نکتہ کہ ہے فرمان کا نکتا جس میں
وہی نکتہ کہ ہے ایقان کی دنیا جس میں
وہی نکتہ کہ ہے ایمان سراپا جس میں
وہی نکتہ کہ ہے قرآن سمایا جس میں
اُسی نکتے کو ولی ابن ولی کہتے ہیں
اُسی نکتے کی فضیلت کو علیؑ کہتے ہیں

﴾۱۷﴿

اُسی نکتے کی عبارت ہے حسینؑ ابن علیؑ
اصل قرآن کی صورت ہے حسینؑ ابن علیؑ
پڑھیے پڑھیے کہ عبادت ہے حسینؑ ابن علیؑ
عملِ حق ہے شریعت ہے حسینؑ ابن علیؑ
اُس سے نفرت ہے تو اسلام سے بیزاری ہے
اُس سے بیعت کی طلب دین سے غدّاری ہے

﴾۱۸﴿

مطلعِ صبح سے ٹکرایا تھا جو حاکم شام
اِس لئے شاہؑ کے انکار نے کھینچی تھی حسام
تا کہ محفوظ رہے سارا الٰہی پیغام
کفر کے ہاتھوں میں پہنچے نہ شریعت کا نظام
کاوشِ ظلم جو سرورؑ کی اَنا تک پہنچی
بڑھ گئی بات تو پھر کرب و بلا تک پہنچی

www.emarsiya.com

﴿۱۹﴾

کربلا وہ ہے جو پیغامِ محمدؐ کا حشم
دوشِ اسلام پہ لہراتا ہے جس کا پرچم
خون سے جس نے شریعت کو کیا مستحکم
بیعتِ شام کو پہنچا کے رہی ملکِ عدم
حشر تک کے لئے ظالم کو تھکایا اُس نے
نشۂ طالب بیعت کو اُڑایا اُس نے

﴿۲۰﴾

سارے رُخ زیست کے پہچان لئے ہیں اُس نے
ایسے پیغام زمانے کو دیئے ہیں اُس نے
لوگوں کے سینۂ صد چاک سِئے ہیں اُس نے
یعنی احسان پہ احسان کئے ہیں اُس نے
ربط واجب سے بھی رکھتی ہے وہ امکان کے ساتھ
بن کے تفسیر رہا کرتی ہے قرآن کے ساتھ

﴿۲۱﴾

کربلا علمِ الٰہی کا ہے پیغامِ عظیم
ذہن پر سایہ فگن رہتی ہے جس کی تفہیم
منتشر ہونے نہیں دیتی جو روح تنظیم
گفتگو کیجیے تو لگتی ہے یہ فخرِ کلیم
جس کی ہر بات زمانے کی بڑی بات میں ہے
جلوۂ طور اُسی نور کی برسات میں ہے

﴿۲۲﴾

دوسری ماہ محرّم کو جو پہنچے شبیرؑ
خیر مقدم کو اُٹھی کرب و بلا کی توقیر
خلد بننے کو تھی تیار زمیں کی جاگیر
اترے آیت کی طرح رن میں دو عالم کے امیر
آئے جو آلِ اسد اُن کو رقم دی پہلے
شاہِ والا نے زمیں اُن سے خریدی پہلے

www.emarsiya.com

﴿۲۳﴾

شہؑ نے ازروئے شریعت یہ عجب کام کیا
اہل دانش کو حکیمانہ یہ پیغام دیا
حملہ کرنے کا حکومت نے اگر نام لیا
ایسا گر اُس نے کیا موت کا خود جام پیا
یہ نہ سمجھو کہ کسی غیر کے کوچے میں ہیں
مالکِ کرب و بلا اپنے علاقے میں ہیں

﴿۲۴﴾

مجرمانہ یہ عمل ہے کہ لڑو گھر چڑھ کر
حملے مظلوم پہ کرتے ہی رہو بڑھ بڑھ کر
لے کے آجاؤ حدیثیں بھی بڑی گڑھ گڑھ کر
آلِ احمدؐ پہ ستم کرتے ہو قرآں پڑھ کر
حق ہے شبیرؑ کا خود ساختہ حاکم ہو تم
حشر تک کے لئے اسلام کے مجرم ہو تم

﴿۲۵﴾

خیمے دریا پہ لگائے ہیں تو حق ہے شہؑ کا
ملکیت نہر بھی ہے اور یہ سارا صحرا
لشکروں نے یہاں کس حق سے جمایا قبضہ
بے اجازت شہؑ والا کے قدم کیوں رکھا
ظلم کا کوئی بھی گوشہ نہیں چھوڑا تم نے
دشت میں دین کے قانون کو توڑا تم نے

﴿۲۶﴾

نہر سے شاہؑ کے خیموں کو ہٹایا تم نے
ثانیِ فاطمہؑ کے دل کو دکھایا تم نے
خود ہی خط بھیج کے سرورؑ کو بلایا تم نے
پیاسے مہمانوں کا کیوں خون بہایا تم نے
ہوگی دنیا میں تمھارے لئے ذلّت تحریر
ٹھوکریں کھاؤ گے تاریخ میں بیعت کے فقیر

www.emarsiya.com

﴿۲۷﴾

تم نے بیعت کی طلب رکھنے میں کیا کیا نہ کیا
جس میں تھیں فاطمہؑ دروازہ گرایا اُس کا
بنت پیغمبر اعظمؐ ہیں نہ یہ بھی سوچا
پسلیاں ٹوٹ گئیں درد سے روئی زہراؑ
باپ کے بعد یہ بیٹی نے اذیّت پائی
بطن میں حضرت محسنؑ نے شہادت پائی

﴿۲۸﴾

کربلا میں وہی انداز ستم لائے ہو
شام کی راہ سے تم ہو کے بہم آئے ہو
ابھی سے رَے کی حکومت کا حشم پائے ہو
خوں بہاؤ گے شہِ دیںؑ کا، قسم کھائے ہو
بھاگنے کا بھی بہانہ نہ ملے گا تم کو
دونوں عالم میں ٹھکانہ نہ ملے گا تم کو

﴿۲۹﴾

تم کو یہ فخر کہ لاکھوں ہیں تمھارے ہمراہ
تم بہادر کہ تمھاری یہ بہادر ہیں سپاہ
کتنے بے ہوش نظر آئیں گے اُٹھی جو نگاہ
موت کے خوف سے سب چیخیں گے انا للہ
اتنے ماریں گے بہتر کہ نہیں جس کا شمار
لاکھوں کی فوج میں گھر جائیں گے دو چار ہزار

﴿۳۰﴾

یہ ہماری ہے زمیں خلد کی صورت جیسے
یونہی پائی نہیں ہے ہم نے دیے ہیں پیسے
تم بتاؤ کہ یہاں آکے رُکے ہو کیسے
میں نبیؐ زادہ ہوں تم لوگ ہو ایسے ویسے
شام والوں کی جو کاوش ہے وہ بیکار ہے اب
کر دیا میں نے جو انکار تو انکار ہے اب

www.emarsiya.com

﴿۳۱﴾

رن کو جانے کے لئے جب ہوئے سرورؑ تیار
سر جھکائے ہوئے ڈیوڑھی پہ کھڑا تھا رہوار
جانتا تھا کہ ابھی کرنا ہے شہؑ کو پیکار
شہؑ جو بیٹھے تو اُڑا بن کے براقِ ضوبار
شہؑ ہیں اسوار تو توقیر بڑی راہ کی ہے
مُہر ٹاپوں کی لگائی کہ زمیں شاہؑ کی ہے

﴿۳۲﴾

آتا ہے رن میں فرس سُن کے سب آہٹ بھاگے
اپنے ہی خیموں کی کچھ چھوڑ کے چوکھٹ بھاگے
اپنے کرتب جو گئے بھول تو سب نَٹ بھاگے
رن میں دُلکی جو چلا جتنے تھے سرپٹ بھاگے
اُس کے ماتھے پہ تھا جو نسب علم آگے تھا
اپنی آواز سے بھی چار قدم آگے تھا

﴿۳۳﴾

فخر کرتا تھا کہ ہے پشت پہ شہؑ سا غازی
کاوے سے کاٹتا تھا فوجوں کی تیر اندازی
ٹھوکریں مارتا تھا چلنے میں جب جب تازی
اُڑ کے چنگاریاں بن جاتی تھیں آتش بازی
بجلیاں دنگ تھیں رفتار کا سرمایا تھا
دیکھنے اُس کو براقِ نبویؐ آیا تھا

﴿۳۴﴾

بڑھا لشکر تو بنا سیسہ پلائی دیوار
ٹاپوں سے جھونک دیا آنکھوں میں اعدا کی غبار
مڑ کے پھر چہرۂ شبیرؑ کو دیکھا اک بار
جھوم اُٹھا جو شہؑ دیں نے نکالی تلوار
اسپ تازی ہنرِ پنجتنی دیکھے گا
خوش تھا پھر جوہرِ تیغِ علوی دیکھے گا

www.emarsiya.com

﴿۳۵﴾

نکلی تلوار تو گرمیِ قضا بڑھنے لگی
بادِ صرصر کی طرف بادِ صبا بڑھنے لگی
طرفِ فوج ستم شوقِ ادا بڑھنے لگی
صاف کرنے کو صفِ اہلِ جفا بڑھنے لگی
لے کے کچھ تشنگیٔ شہؑ کے اشارے نکلی
ڈوبی فوجوں میں تو دریا کے کنارے نکلی

﴿۳۶﴾

چوم کر حضرت عباسؑ کے نیزے کو اُٹھی
اور بجلی کی طرح شام کے لشکر پہ گری
لشکرِ ظلم کٹا ضرب بھی بیعت پہ پڑی
رن ہلا برق کی رفتار سے جو تیز چلی
فوج والوں کی پلک بھی نہ جھپک پاتی تھی
اتنی رفتار سے آتی تھی چلی جاتی تھی

﴿۳۷﴾

خشک ماحول میں ہے خون کی برسات لئے
شام والوں کے لئے دن میں ہے یہ رات لئے
دو زبانوں کے توازن میں ہے اک بات لئے
ہے تو لوہے کی مگر آئی ہے جذبات لئے
شہؑ کے دشمن کو کبھی یوں بھی سزا دیتی ہے
قتل کرتی ہے تو زخموں کو ہوا دیتی ہے

﴿۳۸﴾

تیغِ شبیرؑ کا سب لوگ اثر دیکھتے ہیں
آسماں والے بھی آئے ہیں ہنر دیکھتے ہیں
رن میں جبریل سمیٹے ہوئے پر دیکھتے ہیں
جو زمیں پر ہیں وہ اُڑتے ہوئے سر دیکھتے ہیں
بھاگنے والوں کو کچھ اور ہوا دی اُس نے
مختصر یہ کہ بڑی دھاک جما دی اُس نے

www.emarsiya.com

﴿۳۹﴾

تھے جو مصروفِ وغا رن میں حسینؑ ابن علیؑ
ارجعی کی سنی آواز تو تلوار رُکی
رُکی تلوار تو پیکانوں کی برسات ہوئی
جسمِ شبیرؑ ہوا تیروں سے رن مین چھلنی
بہہ گیا خوں تو ہوا ضعف سا پیدا تن میں
شہِؑ لولاک گرے پشتِ فرس سے رن میں

﴿۴۰﴾

فکر معراج شہادت تھی تو پڑھنے کو نماز
سر بہ سجدہ ہوئے مقتل میں شہنشاہ حجاز
عصر کے وقت زمانے نے یہ دیکھا اعجاز
شہؑ کے سجدے سے ہوئی عمر نمازوں کی دراز
دے کے سر بار شہادت کا اُٹھایا شہؑ نے
زیرِ خنجر بھی عبادت کو بچایا شہؑ نے

﴿۴۱﴾

زلزلہ آیا جدا ہو گیا شبیرؑ کا سر
عرش اور فرش میں لرزہ تھا عجب تھا منظر
جسم تھا خاک کے ذرّوں پہ تو سر نیزے پر
فرسِ شاہؑ چلا خیموں کو یہ لے کے خبر
امتحاں ختم ہوا شاہؑ ہدا قتل ہوئے
پسِ گردن سے شہؑ کرب و بلا قتل ہوئے

﴿۴۲﴾

بولیں زینبؑ یہ بھتیجے سے کہ اُٹھو بیٹا
کسی بیبی کے یہاں رونے کی آتی ہے صدا
زلزلے میں ہے زمیں سرخ ہے مقتل کی فضا
شور دریا میں ہے بے چین ہے صحرا کی ہوا
اتنی بدلی ہوئی صورت بھی کہیں ہوتی ہے
خیریت بھائی کی معلوم نہیں ہوتی ہے

www.emarsiya.com

﴿۴۳﴾

آنکھ عابدؑ نے جو کھولی تو یہ منظر دیکھا
سجدۂ حق میں جو تھا نیزے پہ وہ سر دیکھا
خون میں ڈوبا ہوا شمر کا خنجر دیکھا
رُخ کئے خیموں کا پھر شام کا لشکر دیکھا
ظلم کو حد سے بڑھانے کے لئے آتی ہیں
فوجیں خیموں کو جلانے کے لئے آتی ہیں

﴿۴۴﴾

دشمنِ آل ، ستم، آل پہ ڈھانے کے لئے
بغض کی آگ کو مقتل میں بجھانے کے لئے
مشعلیں لے کے بڑھے خیمہ جلانے کے لئے
سعی زینبؑ کی تھی عابد کو بچانے کے لئے
کسی شعلے کا کوئی وار بھی چلنے نہ دیا
آگ میں عابدِؑ بیمار کو جلنے نہ دیا

﴿۴۵﴾

لے کے آجائیں جو طوفان مصائب کی گھڑی
سب سے ٹکرائے گی دنیا میں علی بیٹی
اب وہ شبیر ہے بے ہوش نہیں ہونے کی
مر گیا بھائی بہن غم میں گرفتار ہوئی
رات بھر دے گی یہ پہرا کہ نہیں سوئے گی
بھائی کے بعد بھتیجے کو نہیں کھوئے گی

﴿۴۶﴾

عصر کے بعد سے زینبؑ نے یہ صدمے دیکھے
کبھی اُجڑی ہوئی گودی کبھی لاشے دیکھے
کبھی کچھ لوگ بھی دیتے ہوئے طعنے دیکھے
دل سنبھالے ہوئے جلتے ہوئے خیمے دیکھے
دیکھتے دیکھتے گہوارۂ اصغرؑ بھی جلا
آگ میں عابدِ بیمار کا بستر بھی جلا

www.emarsiya.com

﴿۴۷﴾

اک طرف خیموں کے جلنے کی فضا میں گرمی
اک طرف آگ لگائے ہوئے تھی تشنہ لبی
بچّے بے حال تھے امید بھی پانی کی نہ تھی
ایسے حالات میں کیا کرتی بھلا بنتِ علیؑ
بولی زینبؑ کہ بُلاتی ہوں خدارا آؤ
بہر امداد نجف سے مرے بابا آؤ

﴿۴۸﴾

دیکھو اعدا نے محمدؐ کا چمن لوٹ لیا
کربلا میں مرے نانا کا وطن لوٹ لیا
جس کے سائے میں تھے وہ چرخ کہن لوٹ لیا
لاشے پامال کیئے رن میں کفن لوٹ لیا
دشت کے ذرّوں میں ہے شہر مدینہ چھلنی
غم کے تیروں سے ہے بابا مرا سینہ چھلنی

﴿۴۹﴾

بولیں زینبؑ کہ ہیں اشرار خدا خیر کرے
سب کے ہاتھوں میں ہے تلوار خدا خیر کرے
غش میں ہیں عابد بیمار خدا خیر کرے
یہ قیامت کے ہیں آثار خدا خیر کرے
ہم پہ یورش جو یہاں پر ستم ایجاد کی ہے
فکر اپنی نہیں ہے سید سجّادؑ کی کی ہے

﴿۵۰﴾

امتحاں سخت ہے پر آپ کی بیٹی ہوں میں
اپنی امّاں کی زمانے میں چہیتی ہوں میں
دیں بچانے کے لئے نانا کا، جیتی ہوں میں
زہرِ غم صبر کے ماحول میں پیتی ہوں میں
خاک پر بیٹھ کے ہر صدمہ اُٹھانا ہوگا
ذمّہ داری ہے مری دین بچانا ہوگا

www.emarsiya.com